رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَشَاءُ وَ اللہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ اعلان

پروگرام تبلیغی۔

مسٹر امیر علی اور پر

تو آپ اپنے دام

تیار سال اور مختصر ۵

پر کاش کی غلط بیانی ۶

خطبہ جمعہ (پابندی صلوٰۃ و رعایت اخلاق)

القصیدۃ النجابیہ صہ ۸

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے چیلنج سے پھر گئے صہ ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۳ | مورخہ ۱۳ر فروری سنہ ۱۹۲۲ء یوم شنبہ | مطابق ۱۵ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

۱۱ر فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے جسم پر جو چوٹیں آئی تھیں انہیں درد کی خدا کے فضل سے تخفیف ہے۔ چنانچہ حضور نماز ول کے لئے باہر تشریف لاتے ہیں۔ مگر ان کا اثر اسطرح کا ہے کہ سر درد کا دورہ رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی تمام جسم میں درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کبھی شام کو حرارت ہو جاتی ہے۔

۱۱ر فروری۔ بعد نماز ظہر جناب مولوی سید محمد احسن صاحب واپس تشریف لیگئے۔ اور اکثر احباب قادیان نے بیرون قصبہ جاکر اکرام ضعیف طور پر آپکو رخصت کیا۔ ۹ر فروری ہمارا قائم مقام وفد امرتسر سے واپس آگیا۔ جناب میر ناصر نواب صاحب نے دور الضعفاء میں بہت سی ترمیم و اصلاح کی ہے۔ جس پر مبلغ چھ صد روپیہ خرچ آیا ہے۔ احباب اس کام

اعلان ضروری

ایسٹر کی تعطیلات میں احمدیہ کانفرنس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشا ہے کہ اس سال ایسٹر کی تعطیلات میں جو غالباً مارچ کے آخر میں ہونگی۔ قادیان میں احمدیہ کانفرنس کا انعقاد کیا جائے سو اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتہائے سلسلہ احمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ ایام ایسٹر میں قادیان میں احمدیہ کانفرنس ہو گی۔ ہر جماعت کی طرف سے دو دو نمائندے ان ایام میں قادیان پہنچ جاویں یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر جماعت کے سکرٹری صاحب اور پریزیڈنٹ صاحب ہی تشریف لاویں۔ بلکہ اگر وہ نہ آسکیں۔ تو جن دو اصحاب کو لوکل جماعت منتخب کرے۔ وہ دو دن کے لئے قادیان آجاویں ان نمائندوں کے علاوہ جن دوسرے احباب کی شمولیت مناسب سمجھی جائیگی۔ ان کو بذریعہ خاص چٹھی بلوایا جائیگا۔

کانفرنس کا اجلاس صرف دو دن ہو گا تاریخہائے معینہ اور ایجنڈے یعنی امور مشورہ طلب سے بعد میں اطلاع دی جائیگی۔ تمام جماعتیں اپنے اپنے نمائندوں کا انتخاب کرکے دفتر ہذا میں اطلاع بھجوا دیں۔ فقط۔ والسلام

مرزا بشیر احمد

قائم مقام ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام تبلیغی

میں نے پچھلے مہینہ تمام سکرٹری صاحبان تبلیغ کے نام ایک خط لکھا تھا۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے ایک پروگرام تجویز کریں۔ جس کے مطابق وہ اس سال کام کرینگے۔ اور سہولت کے لئے میں نے یہ پانچ سوال ساتھ لکھ دیئے تھے:۔

(۱) آپ اپنی جماعت کے ہر فرد سے اس کی لیاقت کے مطابق تبلیغ کرانے کے لئے اس سال کونسی تجاویز پر عمل کرینگے (۲) اس سال تبلیغ احمدیت کے لئے کتنے جلسے یا لیکچر کرائینگے۔ کہاں کہاں اور کس طرح؟۔ (۳) آپ کے علاقہ میں اس کام میں کیا مشکلات ہیں اور انکو دور کرنے کے لئے آپ اس سال کیا کوشش کرینگے (۴) اس سال آپ کس مذہب یا فرقہ کی طرف زیادہ توجہ کرینگے اور کس طرح؟ (۵) کتنے لوگوں کو اس سال احمدی بنانے کی کوشش کرینگے۔

چنانچہ ان کے جوابات موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں سے ایک پروگرام حسب ذیل ہے۔ جو چودھری حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ والسلام ۔ خاکسار رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت

ہم نے ایک تبلیغی انجمن بنائی ہے۔ اس کے ہر ممبر کو تقسیم یوم کر کے تبلیغ کے لئے مقرر کر دیا ہے۔

پندرہ روزہ جلسہ مقرر کیا ہے۔ اس میں چار مبلغ مقرر کئے ہیں۔ مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل عربک ٹیچر ہائی سکول راہوں۔ حاجی رحمت اللہ صاحب حکیم عطا محمد صاحب۔ خاکسار راقم۔ ۱۵ اور ۳۰ جنوری کو دو جلسہ مختلف مقامات پر ہو چکے ہیں۔

(جواب نمبر ۲) کریام میں ایک جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ علاقہ ضلع جالندھر و ہوشیارپور۔ دریائے ستلج کے بار کچھ حصہ میں نے اس کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے:۔

حلقہ جالندھر میں کپور تھلہ۔ سلطان پور۔ مدار۔ میرح شیخے وال۔ لوہیاں۔ ضلع جالندھر۔

حلقہ بنگہ ضلع جالندھر میں لیگری۔ مکند پور۔ بہرام۔ بھکھوں کمی وال

حلقہ کریام ضلع جالندھر میں نواں شہر۔ کرنیہ۔ راہوں۔ اور بگھو وال۔ ہیریاں۔ کریم پور۔ لنگڑوعہ۔ چک پوہاٹی

حلقہ غوث گڑھ ریاست پٹیالہ میں ملیے وال و چھچھوالڑہ

حلقہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور میں حسن پور۔ راے پور بچھوں سبھو وال۔ کنگنہ۔ بلاچور۔ سوہر۔

حلقہ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور۔ کراور۔ بیگم پور۔ پنام۔ بیرم پور گڑھ شنکر۔ ماہل پور۔

حلقہ ہوشیارپور میں بھگانہ۔ اہانہ۔ شام چوراسی۔ بھمبیاں۔ گڑدیہ۔ ضربے یال۔ سرشت پور۔ بیگم پور جنڈیالہ گھوڑے باہر۔

حلقہ اجمیر ضلع ہوشیارپور میں عالم پور۔ اڑمڑ۔ بھنگالہ

ان آٹھ حلقوں میں مرکزی جلسے کے بعد دیگرے ہونگے تاکہ ایک دفعہ مبلغ آکر کام کر سکیں۔ ان حلقوں میں اسبات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ جلسہ کرانا چاہتے ہیں یا بھگانہ ضلع ہوشیارپور۔ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور یا بنگہ یا کریام ضلع جالندھر۔ جلسے تو گرمیوں میں ہوں۔ اگر آپ کی طرف سے کوئی مبلغ آجاوے۔ تو ان حلقوں میں رہکر تبلیغ ہو سکے۔ حلقہ والے اپنی معرفت تبلیغ کرائیں اور اخبار میں اطلاع ہو جائے۔ اور ان حلقوں میں سکرٹری تبلیغ بنائیں تاکہ حلقہ وار تبلیغ ہو سکے۔ حلقہ کریام میں بندہ انشاء اللہ تعالےٰ تبلیغ کا انتظام کریگا۔

(جواب نمبر ۳) شہروں میں مشکلات ہیں۔ جالندھر اور ہوشیارپور میں۔ اور گاؤں میں اور باقی شہروں میں مشکلات نہیں ہیں۔ البتہ سیاسی ہلچل نے لوگوں کو دوسری طرف متوجہ کر رکھا ہے:۔

(جواب نمبر ۴) اہل اسلام خصوصاً چمار۔ خاکروب عموماً انجمن احمدیہ کریام کی طرف سے۔ بعض جگہ کے آریوں ہندوؤں کی طرف عموماً کاٹھ گڑھ والے آریوں کی طرف۔ راہوں والے ہندوؤں کی طرف۔

(جواب نمبر ۵) پندرہ کس کو انشاء اللہ تعالیٰ احمدی بنانے کی کوشش کرینگے۔ انجمن احمدیہ کریام کی طرف سے۔

والسلام

خاکسار غلام احمد سکنہ کریام ضلع جالندھر

۲۶ جنوری ۱۹۲۳ء

(ہدیہ بھی بھیجے ہیں)

احمدیہ موومنٹ

مکرمی چودھری ابو الہاشم خان صاحب ایم اے۔ اسٹنٹ انسپکٹر بنگال کے سکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے ہیں۔ آپ نے انگریزی میں ایک دو ورقہ فلسکیپ سائز کا ٹریکٹ شایع کیا ہے۔ جس کا نام احمدیہ موومنٹ ہے جناب حکیم ظاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس قسم کا دو ورقہ پندرہ روزہ یا ماہوار نکالا جایا کریگا۔ قیمت صرف ایک پیسہ رکھی ہے پہلا مضمون معراج حاصل کرنے کا صحیح طریق ہے۔ چودھری صاحب کی انگریزی کے متعلق تو مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں لیکن جس زور اور اخلاص کے ساتھ انھوں نے اپنے ہموطنوں کو مخاطب کیا ہے۔ وہ امید ہے کہ سعید دلوں پر اثر کئے بغیر نہیں رہیگی۔

احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب کو اس مبارک سلسلہ کے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے ساتھ ہو۔ آمین۔ والسلام ۔ خاکسار رحیم بخش ۔ قادیان

اخبار احمدیہ

ٹرٹیوریل کمپنی میں احمدی

ہم احمدی بھائی باجماعت نماز پڑھتے۔ اور نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ گذشتہ ماہ کی تنخواہ ملنے پر اکثر احباب نے ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ دیا۔ اور تین چار اصحاب نے دو پیسہ فی روپیہ کے حساب سے۔ بعض غیر احمدی دوستوں نے بھی چندہ دیا۔ کل رقم للعہ روپیہ ہوئی۔ جو بہ تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھیجدی گئی۔ ایک بھائی نے جو اسی کمپنی میں ملازم ہے۔ بیعت کا خط لکھا اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ رات کو حضرت مسیح موعود کے ملفوظات سنائے جاتے ہیں۔ مخلصین جماعت کی خاص دعاؤں کی کتنی ضرورت ہے۔

خاکسار غلام نبی از چھاؤنی جالندھر

اعلان نکاح

سید محمد یوسف صاحب عرائض نویس حصار بن مولوی سید احمد حسین صاحب ساکن ضلع مظفر گڑھ کا نکاح مسماۃ امۃ الحفیظ بنت مولوی عبد الصمد مرحوم ساکن جموں بعہر ...

... یہ نکاح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۱۸ [illegible] کو [illegible] اعلان فرمایا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۳ر فروری ۱۹۲۲ء

مسٹر امیر علی اور پروفیسر رام دیو

نمبر ۵

(از جناب مولانا شیر علی صاحب بی اے)

پروفیسر صاحب مسٹر امیر علی کی دنیاوی وجاہت پر بہت زور دیتے ہیں۔ اور اس کو بار بار پیش کر کے اس سے ناجائز فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیاوی وجاہت سے مذہبی پیشوا اور دینی نمائندہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ پھر اس پر پروفیسر صاحب کیوں زور دیتے ہیں۔

اور جب اور کسی طرح پروفیسر صاحب مسٹر امیر علی کو مذہبی نمائندہ ثابت نہیں کر سکے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسقدر صفحے مسٹر امیر علی کے نمائندہ نہ ہونے اور دیگر متعلقہ امور کے متعلق لکھے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کا سکہ ان کے دل پر خوب بیٹھا ہوا ہے۔ پروفیسر صاحب کی اس منطق پر مجھے تعجب آتا ہے۔ کیا ایسے ہی دلائل سے پروفیسر صاحب مسٹر امیر علی کو اسلام کا مذہبی نمائندہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اس قدر صفحات تو حضرت خلیفۃ المسیح کو آپ کے دھوکہ دینے والے خیالات کی تردید میں لکھنے پڑے اس سے مسٹر امیر علی کی نمائندگی کس طرح ثابت ہوتی ہے یہ تو ایسی ہی دلیل ہے۔ جیسا کہ اب پروفیسر صاحب فرمائیں کہ چونکہ میرے مضمون کے جواب میں اسقدر صفحات لکھے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ میرے دلائل کا سکہ تمہارے دلوں پر خوب زور سے جم گیا ہے ؎

اب میں اُن حوالجات کی طرف رجوع کرتا ہوں جو پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کی کتاب میں سے نقل کئے ہیں یہاں اس بات کے دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ کہ اگر یہ فرض بھی کر لینا جائے۔ جو خیالات امور زیر بحث کے متعلق پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں وہ سب کے سب درست ہیں۔ تب بھی جیسا کہ پہلے دکھایا جا چکا ہے۔ اس سے اسلام کی صداقت پر ذرا بھر بھی اثر نہیں پڑتا۔ مگر مسٹر امیر علی سے انصاف کرنے کے لئے یہ مناسب ہے کہ یہ دیکھا جائے۔ کہ جو خیالات پروفیسر صاحب نے اپنے لیکچر میں مسٹر امیر علی کی طرف منسوب کئے تھے۔ وہ کہاں تک درست ہیں۔ سو میں ان حوالجات کے متعلق جو زیر بحث آ چکے ہیں۔ نہایت اختصار کے ساتھ چند باتیں لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں ؎

پروفیسر صاحب کا پہلا حوالہ اس امر کے متعلق تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کے کہنے پر (نعوذ باللہ) ان کے بُتوں کو چند روز کے لئے مان لیا تھا۔ اسی کا حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ جواب دیا کہ مسٹر امیر علی نے ایسا کہیں نہیں لکھا۔ یہ مسٹر امیر علی پر ایک غلط الزام ہے۔ جو قابل افسوس ہے ؎

اس کا جواب دیتے ہوئے پروفیسر صاحب نے پہلے تو یہ لکھا، کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فلاں فلاں انگریزی فقرہ کا ترجمہ درست نہیں کیا۔ مگر اپنی طرف سے بھی اس کا کوئی صحیح ترجمہ پیش نہیں کیا۔ اگر پروفیسر صاحب خود کوئی اپنا ترجمہ پیش فرماتے تو اس سے ناظرین دیکھ لیتے ہیں۔ کہ پروفیسر صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ترجموں کے اصل مفہوم میں کوئی فرق نہیں۔ جس لفظ کی نسبت پروفیسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا غلط ترجمہ کیا ہے وہ Construe ہے۔ جس کے معنے ہیں تشریح کرنا پس اس فقرہ کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ "اس دوران میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کی پیغمبر صاحب کے مسیحی سوانح نویس اور مسلمان مورخ مختلف طور سے تشریح کرتے ہیں" حضرت خلیفۃ المسیح نے بجائے لفظی ترجمہ کے free Translation یعنے محاورہ کے مطابق دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب بیان کیا ہے۔ اور "مختلف طور سے تشریح کرتے ہیں" کی بجائے "مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں" اور جب ہم کتاب کو دیکھتے ہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح کے بیان کردہ مفہوم میں کچھ بھی غلطی نہیں دیکھتے۔ کیونکہ اس کے آگے مصنف نے پہلے اس واقعہ کو اس پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ جس طرح مسلمان مورخ اسکو بیان کرتے ہیں۔ اور پھر لکھا۔

This is the Version given by mohammadan historian and traditionists

اور لفظ Version کے معنے ہیں۔

Account of a matter from a particular person's point of View

اب پروفیسر صاحب فرما دیں کہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح کا ترجمہ خود مصنف کے مفہوم کے مطابق نہیں۔ جب مصنف نے خود ان بیانوں کو مختلف versions قرار دیا، تو اس کے معنے سوائے اسکے کیا ہیں۔ کہ اس واقعہ کو مسلمان مورخین اور مسیحی سوانح نویسوں نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ اور یہی حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھا۔

پروفیسر صاحب کا اعتراض ایک اور وجہ سے بھی قابل افسوس ہے۔ اگر بالفرض ترجمہ میں کوئی غلطی بھی ہوئی تھی تو یہ کوئی ایسی غلطی نہ تھی۔ جس کا امر زیر بحث پر کوئی اثر پڑتا تھا۔ پس سوائے اس کے اور کیا سمجھیں کہ پروفیسر صاحب نے صرف اپنی علمیت دکھانے اور فریق ثانی پر محض طعنہ زنی کی نیت سے ایسا کیا ہے۔ جب اور طرح جواب نہیں بن پڑا۔ تو ان چھوٹے ہتھیاروں پر اُتر آئے۔

پروفیسر صاحب ایک طرف تو حضرت خلیفۃ المسیح پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ مگر خدا کی شان دیکھئے۔ اسی جگہ خود ایسی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جو ایک پروفیسر اور ایڈیٹر کی شان پر ایک بڑا دھبہ لگاتی ہے۔ جس فقرہ کے ترجمہ کے متعلق پروفیسر صاحب نے اعتراض کیا ہے۔ اس سے کچھ سطریں آگے مسٹر امیر علی لین پول کے خیالات کو اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ مگر پروفیسر صاحب بدقسمتی سے ایک صاف اور سیدھی بات کو بھی نہیں سمجھ سکے۔ اور جو خیالات مسٹر امیر علی لین پول کی طرف منسوب کرتے ہیں پروفیسر صاحب اسکو مسٹر امیر علی کے خیالات سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور اسی غلطی کی بنا پر مسٹر امیر علی پر الزام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگائے ہیں۔ کہ ان کا یہ خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے صلح کرنے کے لئے ان کے بتوں کو مان لیا تھا۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردۂ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

پروفیسر صاحب کتاب کو کھولیں۔ اور ذرا غور سے دوبارہ اسکو پڑھیں۔ تا انکو معلوم ہو۔ کہ انھوں نے مسٹر امیر علی کی عبارت کے سمجھنے میں کیسی فاش غلطی کھائی ہے۔ اور پھر اسی غلطی کی بناء پر مسٹر امیر علی کی طرف ایک غلط الزام منسوب کیا ہے۔

بات یہ ہے کہ مسٹر امیر علی صاحب نے لین پول کے خیالات کو اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے۔ اور آگے چلکر خود لین پول کے الفاظ نقل کرنے شروع کرتے ہیں۔ اور پروفیسر صاحب نے غلطی سے پہلے حصہ کو مسٹر امیر علی کے اپنے خیالات سمجھ لیا ہے امید ہے کہ جب پروفیسر صاحب دوبارہ غور سے کتاب پڑھینگے تو ان کو اپنی غلطی کا علم ہو جائے گا۔ اگر یہ بھی سمجھ نہ آئے تو میں انکو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ کسی دوسرے انگریزی دان دوست سے دریافت فرمالیں۔

ایک اور دلیل پروفیسر صاحب یہ دیتے ہیں کہ چونکہ مسٹر امیر علی نے لین پول کی نسبت لکھا ہے کہ وہ ایک فراخ دل اور غیر متعصب مورخ ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کے خیالات سے متفق ہیں۔ پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کسی غیر مذہب کے شخص کے متعلق یہ لکھنا کہ وہ فراخ دل اور غیر متعصب انسان ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جو کچھ اس نے دوسرے مذہب کی نسبت لکھا ہے۔ وہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ اور اس کے خیالات سے ہمیں پورا پورا اتفاق ہے۔ ایسا کہنے سے صرف یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اس شخص نے جہاں تک اس سے ہو سکا ہے۔ انصاف سے کام لیا ہے۔ اور جان بوجھ کر صرف مذہبی تعصب کی وجہ سے واقعات کو بگاڑنے اور ان سے غلط مفہوم نکالنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ نہیں کہ اسکو کوئی غلطی نہیں لگی۔ اور اس کے نتائج بالکل درست اور صحیح ہیں۔ وہ ایک غیر مذہب کا شخص ہے۔ وہ اس بات کا قائل نہیں کہ دوسرا مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ اپنے ہم مذہب لوگوں کے خیالات کے اثر سے بالکل آزاد نہیں۔ اپنے مذہبی خیالات سے بھی آزاد نہیں۔ ایسے شخص کی نسبت خواہ وہ فراخ دل اور غیر متعصب ہی کیوں نہ ہو۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جو کچھ لکھتا ہے۔ درست اور صحیح ہے۔ اور یہ کہ ہم اسے فراخ دل اور غیر متعصب سمجھتے ہیں تو ہمیں اس کے خیالات کو کلی طور پر صحیح اور درست مان لینا چاہیئے۔

پھر پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ مسٹر امیر علی نے لین پول کے خیالات کی تردید نہیں کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کے خیالات سے متفق ہیں۔ ہم پروفیسر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا انھوں نے مسلمان مورخین کے خیالات کی تردید کی ہے یا اس سے کوئی اختلاف رائے ظاہر کیا ہے۔ پس اگر اختلاف رائے کے اظہار نہ کرنے سے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اس رائے سے متفق ہیں۔ تو پھر پروفیسر صاحب کو یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ وہ مسلمان مورخین کی رائے سے بھی متفق ہیں۔ اب پروفیسر صاحب خود ہی بتلائیں۔ کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ دو مختلف رایوں سے ایک شخص ایک ہی وقت میں اتفاق رکھتا ہو

اصل بات یہ ہے۔ کہ مسٹر امیر علی نے پہلے مسلمان مورخین کے بیان کو نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ فقرہ جسمیں بتوں کی تعریف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نہیں نکلا۔ بلکہ ایک کافر کی زبان سے نکلا۔ اور اس کے بعد عیسائیوں کے خیال کا ذکر کیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ نہیں کہ وہ فقرہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلا۔ اور انھوں نے مشرکین سے صلح کرنے کے خیال سے ایسا کیا۔ اور عیسائی لوگ اس واقعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے مذہب سے رجوع کر کے ایک شرک کا عقیدہ اختیار کر لیا۔ اب مسٹر امیر علی نے لین پول کے قول کو یہ دکھانے کے لئے پیش کیا ہے کہ اس نے عیسائی مصنفین کے خیال کو بھی ایک اچھے پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ دوسرے متعصب اور تنگ خیال عیسائیوں کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن کرے اس واقعہ کو اس نے بطور مدح اور تعریف کے پیش کیا ہے۔ اور اس سے اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور بڑائی کا استدلال کیا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مسٹر امیر علی بھی عیسائی مورخین کی طرح یہی سمجھتے ہیں کہ واقعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی یہ فقرہ مشرکین سے صلح کرنے کے لئے بولا تھا۔ بلکہ عیسائیوں کے اس قول کے مقابل میں وہ مسلمان مورخین کا بیان نقل کر چکے ہیں۔ مگر صرف اسی پر بس نہیں کی۔ کہ عیسائیوں کے بیان کے مقابل مسلمان مورخین کی روایت پیش کریں۔ بلکہ اس سے بڑھکر یہ کیا ہے۔ کہ عیسائی لوگ جو اس واقعہ کو اور رنگ میں بیان کر کے اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں۔ ان کے اس طعن کے مقابل ایک عیسائی کا قول پیش کیا ہے۔ جو عیسائیوں کی روایت کو درست تسلیم کرتے ہوئے اس واقعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور بڑائی کا استدلال کرتا ہے اس سے یہ سمجھ لینا کہ مسٹر امیر علی بھی اس عیسائی مصنف کی طرح یہی سمجھتا ہے۔ کہ یہ فقرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی بولا تھا۔ صرف پروفیسر صاحب کی خوش فہمی ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

الہدیث ۳ر فروری ۱۹۲۲ء

میں خدا کے پیارے مرسل حضرت احمد قادیانی صلے اللہ تعالیٰ علی محمد وعلیہ السلام پر "سودیشی نبی" کے عنوان ایک مضمون میں بے باکی سے استہزاء کیا ہے۔ استھزوا ان اللہ مخرج ما تحذرون۔

اس مضمون پر ایڈیٹر اہلحدیث بھی کچھ مستزاد کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "قادیانی نبوت بھی دراصل سودیشی نہیں بلکہ بدیشی کی نقل ہے" پھر لکھتا ہے۔ "پس دیشی بدیشی اصول سے بھی مرزا صاحب کی نبوت قابل ترک ہے" افسوس کہ مستہزین اور گستاخ لوگ کوئی اصول اور ایمان نہیں رکھتے۔ کیا اگر اس استہزاء کی بنیاد صحیح تسلیم کی جائے۔ تو نبی عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اس کا اثر نہیں پڑتا۔ پھر کیا مضمون نگار اور ایڈیٹر اہلحدیث اپنے "اصول" کی بناء پر "عربی نبوۃ" اور تمام انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت کو "قابل ترک" قرار دے چکے ہیں۔ اور کیا اپنے مسیح مرفوع سے دست بردار ہو چکے۔ کیونکہ انکو تو ایڈیٹر اہلحدیث نے اسی مضمون میں بالخصوص یاد کیا ہے۔ جو لکھا ہے کہ:۔

"مرزا صاحب اپنے آپ کو انڈی پنڈنٹ مستقل نبی نہیں کہتے۔ بلکہ مثیل مسیح یعنی حضرت عیسیٰ کی نقل کہتے ہیں"

پس جبکہ ایڈیٹر اہلحدیث کے نزدیک "دیشی بدیشی کے اصول" سے بقول اس کے "حضرت عیسیٰ کی نقل" ہونے کی بناء پر حضرت مرزا صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی نبوت قابل ترک ہے۔ تو اصل بدیشی بقول اہلحدیث حضرت عیسےٰ کی نبوت تو اہل حدیث کے نزدیک متروک یا کم از کم باصول خود "قابل ترک" ٹھہری - کیوں جناب ایڈیٹر اہلحدیث! کیا اب بھی آپ کے مثل یہود بلکہ اصل یہود ہونے میں کچھ کسر ہے۔

اسی اہلحدیث ۲ر فروری میں صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ پر آپ کا خریدار نمبر ۶۳۷۸ آپ جیسوں کی شان میں یہ سچ لکھتا ہے:۔

"حیف ہے علم سیکھتے ہیں - لوگوں میں عالم کہلاتے ہیں۔ مگر جاہل ہی رہ جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔

بعد مُردن دُور اگر ہم سے جہالت ہو تو ہو
غسلِ میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو

ایسے موقع پر کیا وہ آیت بیجا ہو سکتی ہے۔ کہ اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا۔ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا۔

نیا سال اور ہمعصر فاروق

ہمعصر فاروق قادیان دارالامان اِس سال نئی شان سے معزز

نئی شان اور نئے ارادوں اور ولولوں کے ساتھ متواتر شائع ہو رہا ہے۔ اب تک ۱۹۲۳ء جلد کے پانچ نمبر شائع ہو چکے ہیں اور ابتداء سال سے دو مستقل اور اہم مضامین کا سلسلہ اس میں خود ایڈیٹر نے شروع کیا ہے۔ ایک "کلمۃ العلیا بجواب الہامات مرزا" یعنے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ایک رسالہ بنام "الہامات مرزا" شائع کیا تھا۔ اس کا دوسرا جواب نہایت شرح و بسط سے اسی زبان میں لکھا جا رہا ہے جس کے مولوی ثناء اللہ اپنی خوش بیانی کے باعث مستحق ہیں۔ دوسرا سلسلہ مضمون "اظہار الدین علی المخالفین" ہے۔ یہ بھی ایک بسیط اور پُر معلومات مضمون ہے۔ اس میں حضرت احمدؑ کے وہ کارنامے جن کے ذریعہ دین الحق کو تمام ادیان پر غالب کیا ہے۔ پیش کر کے ان پر مخالفین کی عملی شہادت پیش کی جا رہی ہے۔ یہ دونوں مضامین اس قابل ہیں۔ کہ ہمارے احباب خود بھی ان کو مطالعہ کریں۔ اور مخالفین کو بھی دکھلائیں اگر احباب معزز فاروق کی اشاعت بڑھائینگے۔ تو ان مضامین کا حلقۂ اثر زیادہ ہوگا اور اشاعت بلا روک عمل میں آئیگی ؛

پرکاش کی ایک غلط بیانی کی تردید

کیا مُسلمانوں نے احمدیوں کی کامیابی پر نعرے نہیں لگائے؟

ماہ نومبر کی ۲۲-۲۳ تاریخ کو آریہ سماج وچھووالی سے ہمارا مناظرہ ہوا - اس کی مختصر روئداد یکم دسمبر کے الفضل میں شائع کی گئی - اس مباحثہ اور ہماری روئداد کے متعلق ۴ اور ۱۱ دسمبر کے پرکاش میں غلط بیانیوں سے کام لیکر واقعات کو اُلٹ پلٹ کرنے کی کوشش کی گئی تھی - جس کے جواب میں ہمارے نامہ نگار کا مضمون اسی وقت دفتر میں پہنچ گیا تھا - جو دیگر ضروری مضامین کے باعث اب تک شائع نہیں ہو سکا - اب ہم باقی تمام حصہ سے قطع نظر کر کے مضمون کا اتنا حصہ شائع کرتے ہیں - جو مباحثہ کے بعد مُسلمانوں کے نعرہ لگانے کے متعلق ہے - پرکاش لکھتا ہے :-

"ہاں ایک مُسلمان کے الفاظ جو اس نے باآواز بلند کہے تھے ہمارے کانوں میں پڑے تھے "احمدی ہرگز مسلمان نہیں انہیں مسلمانوں کی طرف سے نہ سمجھا جائے"۔ مگر نتیجہ یہ نکالا ہے۔ "اگر احمدی مناظر کا پکش مضبوط ہوتا - تو اس مسلمان کے منہ سے ہرگز یہ الفاظ نہ نکلتے"۔

ان الفاظ کو پڑھکر ہر ایک آدمی کا ذہن اسی طرف جائیگا کہ حاضرین میں سے کسی سمجھدار مسلمان نے فریقین کے دلائل کا موازنہ کر کے اور احمدی مناظر کے دلائل کو کمزور پا کر یہ محسوس کر کے کہ یہ شکست عام مُسلمانوں کی شکست نہ سمجھی جائے - باآواز بلند کہدیا کہ احمدی مناظر کو مسلمانوں کا قائم مقام نہ سمجھا جائے - لیکن ناظرین یہ سُنکر حیران ہونگے - کہ انمیں سے کوئی بات بھی وقوع میں نہیں آئی - نہ حاضرین میں سے کوئی شخص اٹھا - اور نہ کسی نے باآواز بلند کہا - باآواز خفیف بھی یہ بات نہیں کہی - اصل بات یہ ہے - کہ پہلے روز جبکہ وید کے الہامی ہونے کے متعلق بحث ہو رہی تھی - جلسہ گاہ کے باہر سڑک پر ایک دس بارہ سال کا لڑکا احمدی جماعت کو اُونچی آواز سے گالیاں نکالتا ہوا بھاگا جا رہا تھا - پس ایسے لڑکے کے گالیاں نکالنے کو جس نے نہ مناظرہ کو سُنا - اور نہ وہ اس قابل تھا - کہ سُنکر کوئی رائے قائم کر سکتا آریہ سماج نے اپنی فتح کی علامت قرار دیا ہے - اس سے پتہ لگتا ہے - کہ آریہ سماج اپنی فتح کی بنیاد کن باتوں پر رکھتی ہے - فتح اور شکست کے متعلق بے شک ہر شخص کی الگ الگ رائے ہوتی ہے - مگر میں ہندو اور مسلمان دونوں کے طرزِ عمل سے یہ بتانا چاہتا ہوں - کہ اس مناظرہ میں فتح کس فریق کو ہوئی - آریوں کو یا احمدیوں کو - پہلے دن کا مباحثہ سننے کے بعد اگر بقول پرکاش مُسلمانوں نے احمدی مناظر کی کمزوری محسوس کی تھی تو چاہیئے تھا کہ دوسرے دن مُسلمان بالکل نہ آتے یا اگر آتے تو بہت کم - مگر نتیجہ اس کے اُلٹ ہوا - دوسرے دن مُسلمان اس کثرت سے آئے کہ جلسہ گاہ میں جگہ نہیں رہی تھی - بہت سے لوگوں کو باہر کھڑا رہنا پڑا - کیا دوسرے دن مسلمانوں کا اس کثرت سے آنا اس بات کا ثبوت نہیں کہ احمدی مناظر کو پہلے دن کم از کم مسلمانوں کے نزدیک کامیابی ہوئی اور اس کامیابی کی خبر ہی اس کو کھینچ کر لے آئی - اور پھر مُسلمانوں کا دوسرے دن مباحثہ ختم ہونے کے بعد اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنا کیا اس بات کی دلیل نہیں - کہ مُسلمانوں نے دوسرے دن کے مباحثہ میں بھی اسلام ہی کی فتح کو محسوس کیا ؛

برخلاف اس کے ہندوؤں کا طرزِ عمل پہلے دن بھی یہی تھا - کہ وہ اپنے مناظر کی تقریر کو سُن کر جب اسکو کمزور پاتے تھے - تو شرمندگی کی وجہ سے اُٹھ کر چلے جاتے تھے - اور دوسرے دن تو انھوں نے اپنے طرزِ عمل سے بالکل واضح ہی کر دیا - چنانچہ دوسرے دن احمدی مناظر کی ۴۵ منٹ کی تقریر کو انھوں نے نہایت شانتی سے سُنا - اس کے بعد جب آریہ مناظر نے اپنی جوابی تقریر کو ختم کیا - تو کثیر التعداد ہندو اُٹھ کر چل پڑے - اور جلسہ گاہ میں سخت شور برپا ہو گیا - کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ آریوں نے دیکھ لیا تھا کہ آریہ مناظر احمدی مناظر کی تقریر کا جواب نہیں دے سکا - کیا آپ بتا سکتے ہیں - کہ مُسلمان بھی اسطرح احمدی مناظر کی تقریر کے بعد اُٹھ کر چلے گئے ہوں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ جمعہ

پابندی صلوٰۃ اور رعایت اخلاق

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(۲۰ جنوری ۱۹۲۳ء)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے پچھلے جمعہ میں نماز کے متعلق ایک بات بیان کی تھی۔ چونکہ اس ہفتہ میں زیادہ تر کام اس کتاب کے متعلق رہا جو شہزادہ کا تحفہ ہے۔ اس لئے اس تجویز کے متعلق تفصیلی فیصلہ نہیں کر سکا۔ مگر چونکہ میں چاہتا ہوں کہ وہ کام جلدی ہو اس کے لئے جمعہ کا دن ہی موزوں ہے۔ کیونکہ اب سب جمع ہیں اس لئے میں اسی کے بارے میں اعلان کرتا ہوں۔

پابندی نماز باجماعت مختلف علاقوں یا محلوں میں جہاں احمدی اکٹھے رہتے ہیں۔ یا متفرق اور وہ مساجد تک نہ پہنچ سکتے ہوں۔ اس لئے کہ مساجد ان کے مکانوں سے بہت دور ہوں اور اگر وہ پانچوں وقت نماز کے لئے مسجد میں آئیں تو ان کا سارا دن آنے جانے ہی میں صرف ہو جاتا ہو یا ان تک اذان کی آواز نہ پہنچ سکتی ہو۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ خود ہی سوچ کر مجھے بتائیں کہ ان کیلئے ایک ایسی قریب کی جگہ مقرر کر دی جائے جہاں وہ پانچوں وقت جمع ہوا کریں۔ جگہ کا انتخاب میں انہی پر چھوڑتا ہوں۔ بہر حال ہو گا نماز باجماعت کا رنگ۔ ان کو ان مجوزہ علاقوں میں ضرور پانچوں وقت نماز کیلئے آنا پڑیگا۔ اور وہاں جماعت سے نماز پڑھنی پڑیگی۔ سوائے اس کے کہ عارضی طور پر کوئی بیمار ہو۔ یا مستقل طور پر چل پھر نہ سکتا ہو۔ یا کوئی سفر پر ہو۔ ایسے اشخاص کے علاوہ ہر ایک شخص کیلئے ضروری ہو گا۔ کہ مسجد میں آکر نماز جماعت سے پڑھے اور ہر ایک محلہ والے کا یا اس جگہ کے امام صلوٰۃ کا فرض ہو گا۔ کہ ان کے متعلق تحقیقات کر کے اطلاع دے کہ بڑی مسجد یا چھوٹی مسجد یا مسجد نور ان تینوں مسجدوں میں نگرانی نہیں ہو سکتی۔ کہ کس محلہ کے لوگ آئے ہیں کس کے نہیں آئے۔ کیونکہ آنے والے بکثرت ہوتے ہیں۔

پس ایک تو یہ اعلان ہے کہ جس علاقے کے لوگ کسی مسجد میں نہ آسکتے ہوں وہ ہمیں اطلاع دیں کہ ان کے لئے ایک مناسب موقع پر مسجد کی جگہ تجویز کرائی جائے مگر وہ جگہ کسی شخص کا گھر نہیں ہو گا۔ تاکہ گھروں سے علیحدہ ہو کر سب کے لئے مساوی ہو۔ کوئی شخص یہ تجویز نہیں پیش کر سکتا کہ میں اپنا گھر پیش کرتا ہوں۔ اگر کوئی مسجد نہ ہو تو اس کا قائم مقام کوئی ایسی جگہ ہو گی۔ جو سب کے لئے مساوی ہو۔

وقت نماز اور احمدیوں کی دکانیں دوسری بات جس کا میں نماز کی پابندی کے لئے اعلان کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ گو میرے لئے بازاروں میں پھرنے کا کم موقع ہے۔ صرف ایک دفعہ باہر ورزش کے لئے نکلتا ہوں۔ بازاروں میں کیا ہوتا ہے۔ ؟ میں اسے نہیں دیکھتا۔ اسلئے جو لوگ بازار میں پھرتے ہیں یا جن کو بازار میں سے ہو کر مسجد میں آنا پڑتا ہے۔ وہ دیکھیں اور اطلاع دیں کہ نماز کے وقت کسی احمدی کی دکان تو کھلی نہیں رہتی۔ جو شخص گھر سے ہی نماز کے لئے نہیں آتا اس کی نسبت وہ جو بازار میں جماعت کے وقت اپنی دکان پر بیٹھا رہتا ہے زیادہ قابل مواخذہ ہے وہ گویا اپنے فعل سے اعلان کرتا ہے کہ کون ہے تمہارا خدا جو مجھے نماز کے لئے بلاتا ہے۔ ایسے موذی کا سب سے پہلے علاج ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ گویا منارے پر چڑھ کر للکارتا ہے۔ سب سے پہلے اسی سے باز پرس کی ضرورت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بازاری آدمی کے لفظ کو بطور گالی کے بھی استعمال فرمایا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ بازار میں رہنے والا انسان جو بدی بھی کرتا ہے وہ علی الاعلان کرتا ہے۔ جو لوگ نماز کے وقت میں دکان کھلی رکھیں ان کو پکڑا جائے۔ اگر نماز کے وقت میں کوئی دکان کھلی ہو تو اس کی اطلاع دی جائے۔ مذہب میں تو سیاست ہے نہیں اس لئے ہم ان کو مذہبی اثر کے ماتحت مجبور کرینگے کہ وہ نماز پڑھیں اگر وہ نماز نہ پڑھیں تو ان کو اعلان کرنا ہو گا۔ کہ وہ احمدی نہیں جب تک وہ اپنے آپ کو احمدی کہینگے ہم ان کو نماز باجماعت کے لئے مجبور کرینگے۔ ایسے لوگوں کے لئے دو ہی صورتیں ہیں اول تو یہ کہ وہ نماز باجماعت میں شامل ہوں یا وہ ہم سے جدا ہو جائیں۔ ان پر ہمارا کوئی تصرف اور قبضہ نہیں ہو گا۔ پھر خواہ وہ کچھ کریں ان کے فعل سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں ہو گا۔

قضاء نماز بھی مسجد میں پڑھی جائے تیسری بات جو پابندی نماز کے لئے میں بتانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اگر کسی سے جماعت کی نماز رہ جائے تو وہ اسکو مسجد ہی میں پڑھے۔ یہ فعل آئندہ سستی سے روک دیگا۔ جب نماز باجماعت سے کسی غفلت سے رہ جائیگا اور پھر اس نماز کو مسجد ہی میں پڑھیگا۔ تو اس کا نفس آئندہ غفلت سے بچیگا۔ میرے نزدیک اس طرح نماز باجماعت کے ذریعہ ہمدردی بھی بڑھتی ہے۔ جب کوئی شخص مسجد میں نہیں آئیگا تو سوال ہو گا کہ فلاں بھائی کیوں نہیں آیا۔ تو پتہ لگیگا۔ کہ وہ بیمار ہے اس کی عیادت ہو سکے گی۔ اور علاج کیا جا سکیگا۔ یا وہ سفر پر ہو اور اس کے گھر والوں کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو ان کی امداد کی جا سکیگی۔

فی الحال میں نے مجملاً ہی بیان کر دیا ہے۔ تفصیل پھر کسی اور موقع پر بیان کروں گا۔ اس وقت اسی قدر بات توجہ طلب ہے۔ کہ جو لوگ کسی مسجد میں نہ آسکیں وہ جگہ بتائیں۔ جہاں وہ جمع ہو سکیں۔ ان کو وہاں آنا ہو گا۔ اور اس کے متعلق ہم تحقیقات کیا کرینگے۔ کہ کوئی غافل تو نہیں ہو گیا۔

اب مؤلفۃ القلوب کا سا سلوک نہ ہو گا۔ اس کے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں۔ میں نے احباب کو جلسہ پر بھی توجہ دلائی تھی۔ اور اب بھی توجہ دلاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مؤلفۃ القلوب کا زمانہ گذر گیا۔ اب کب تک یہ بات جاری رہیگی۔ کہ کسی کو تنبیہ اس کے ابتلاء کے خوف سے نہ کی جائے۔ اگر اب یہ ڈھیل جاری رہی تو اس کے باعث تمام جماعت کے اخلاق بگڑ جائینگے۔ کل ہی دو واقعات ہوئے ہیں۔ جو جماعت پر بڑے بدنما دھبے کا رنگ رکھتے ہیں۔ ابھی جلسہ پر ایک واقعہ ہو چکا ہے۔ جو جماعت پر دھبہ ہے۔

بداخلاق خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ جماعت کے آپس کے قیام کیلئے محبت اور پیار کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انسان کے معنے فرمایا کرتے تھے۔ جس میں دو محبتیں ہوں خدا کی محبت بھی اور خدا کی مخلوق کی محبت بھی۔ کیونکہ عربی زبان الہامی زبان ہے۔ جو کہے کہ وہ خدا سے محبت کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بغیر انسان سے محبت کئے کے۔ وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص بداخلاقی سے پیش آتا ہے۔ گالیاں دیتا ہے۔ اتہام لگاتا ہے۔ یا لوگوں کو کسی اشارے یا کنائے سے دُکھ دیتا ہے۔ وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتا۔ خدا کو خوش کرنے کا پہلا قدم بندوں کو آرام دینا اور ان کو دُکھ نہ دینا ہے بعض کہتے ہیں کہ ان کو ولایت ملجائے۔ مگر اس کی پرواہ نہیں۔ کہ بندوں کا مال کھالیں۔ ان کو ماریں یا تکلیف دیں۔ کسی سے ہمدردی نہ کریں۔ ان کی خواہش پوری ہو ایسے لوگ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالےٰ نے دو سطالبے رکھے ہیں کہ جو شخص خدا کو پانا چاہتا ہے۔ اور اس سے تعلق مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ وہ پہلے مخلوق سے ہمدردی کرے۔ اور اس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ پھر خدا تعالےٰ کے حقوق کی حفاظت کرے۔ خدا سے تعلق پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس کی مخلوق سے حُسن سلوک نہ کیا جائے۔ جو شخص بداخلاق ہے۔ وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتا۔ بداخلاقی کو دُور کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ جو لوگ بداخلاقی کریں۔ ان کے اس فعل کو محسوس کیا جائے۔ اور نفرت کا اظہار ہو۔ بعض لوگ خدا کے خوف سے بدی نہیں چھوڑ سکتے۔ مگر بندوں کے خوف سے چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کو خیال ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم نے یہ بدی جاری رکھی۔ تو لوگ ہمیں نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اسلئے وہ لوگوں سے محبت و پیار اور حُسن سلوک سے کام لیتے ہیں۔ پس ایک بدی اور بداخلاقی چھوڑنے کا طریق یہ ہے۔ کہ دوسرے ایسے شخص کے فعل سے نفرت کریں۔ انجیل کا حکم ہے۔ کہ دشمن سے پیار کر۔ مگر اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ بدی کو روکو۔ ایذا کو روکو۔ بداخلاقی اور بدگوئی کو ناپسند کرو۔ کوئی گالی دے۔ تو اسکو پکڑ دو۔ اگر یہ نہیں ہوگا۔ تو بدی پھیل جائیگی۔

کل میں مضمون لکھ رہا تھا۔ اور میری باری درمیانے گھر میں تھی۔ اس گھر کا ایک دروازہ بازار کی طرف کھلتا ہے میں نے شور سُنا اور کھولا۔ تو میں نے اپنے کانوں سے سُنا کہ ایک شخص زور زور سے کہہ رہا تھا۔ اس حرامزادے کو میرے سامنے لاؤ۔ جو کہتا ہے کہ کتے کا جھوٹا کھانا جائز نہیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کہا گیا تھا کہ کسی حرامزادہ کہنے والے کو حد لگائی جائیگی۔ وہ شخص بازار میں کہہ رہا تھا۔ کسی کو احساس نہ تھا۔ لوگ سنتے تھے اور رد کرتے نہ تھے۔ گویا یہ معمولی بات ہے۔ جو ہونی چاہیئے۔ یہ بے حسی خطرناک علامت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک سودائی عورت تھی۔ جب وہ بازاروں میں چلتی۔ تو بچے اسکو تنگ کرتے۔ اور وہ گالیاں دیتی۔ آخر بچوں کے والدین نے ان کو گھروں میں روک لیا۔ صبح کو جو وہ عورت نکلی۔ اور اسکو بچے نہ ملے۔ تو ہر ایک شخص کے گھر میں جا کر کہنے لگی کہ کیا تمہارے بچے پر بجلی گری تھی یا چھت گر گئی تھی۔ کس طرح مر گیا۔ آخر والدین نے فیصلہ کیا۔ کہ یہ تو گالیاں چھوڑتی نہیں ہم اپنے بچوں کو کیوں روکیں۔ تو بعض لوگوں کو گالیاں سننے کی عادت ہوتی ہے۔ تم اگر حرامزادے کے لفظ کو بُرا نہیں سمجھو گے۔ اور یہ عام طور پر استعمال ہوتا رہیگا۔ تو فحش بڑھ جائیگا۔ اور جماعت کا اخلاقی معیار گر جائیگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم نے اشاعت فحش سے منع فرمایا ہے۔ اس میں کسی پر اتہام لگانا یا گالیاں دینا وغیرہ سب شامل ہے۔ اگر مجالس میں اس قسم کے لفظ استعمال ہوتے بچے سنینگے۔ تو ان کی زبان پر بھی ایسے ہی الفاظ جاری ہو جائینگے ٭

جس بات پر دوسرے کو حرامزادہ کہا جا رہا تھا وہ یہ تھی کہ اضطرار کی حالت میں کتے کا جھوٹا کھانا جائز ہے۔ اب اضطرار کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایک انسان بھوک سے مر رہا ہے۔ ایسی حالت میں جب جائز ہے۔ تو کون عقلمند کتے کے جھوٹے سے منع کریگا لیکن اگر نفسانی اضطرار مراد ہے۔ مثلاً عمدہ کھانا تیار تھا۔ کُتے نے جھوٹا کر دیا۔ اور جی للچا رہا ہے کہ اسکو کیسے چھوڑیں۔ تو اس کو کوئی مومن بھی کھانا پسند نہیں کریگا۔ اس صورت میں گویا سب کے سب مومن نعوذ باللہ حرامزادے ٹھہرے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرا بھی شور مچا رہا تھا۔ نہیں معلوم وہ کون تھا۔ ممکن ہے۔ وہ بھی گالیاں دے رہا ہو۔ بہرحال یہ مومنانہ شان نہیں کہ فتووں پر لڑائی اور جھگڑا ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس وغیرہ صحابہ میں اختلاف تھا۔ مگر کبھی بازاروں میں کھڑے ہو کر گالی گلوچ نہیں کرتے تھے۔ مگر حیران ہوں۔ کہ کب اس شخص نے قرآن کریم کو پڑھا۔ کب وہ مفتی بنایا گیا۔ افتاء امیر کر سکتا ہے یا امور خلیفہ کر سکتا ہے یا جس کو وہ مقرر کرے۔ صحابہ میں فتویٰ دینے والے مقرر تھے۔ بعض لوگ حدیث تک بیان کرنے میں احتیاط کرتے تھے۔ حالانکہ حدیث اور افتاء میں فرق ہے قرآن کریم کی ایک آیت کا ترجمہ بتانا اور ہے۔ مگر مختلف آیات کو ملا کر استنباط کرنا اور بات ہے۔ ایک حدیث میں ہے الماء بالماء کہ جب عورت سے جماع میں انزال ہو۔ تو غسل واجب ہوتا ہے۔ مگر دوسری حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب مرد و عورت جمع ہوں۔ خواہ انزال نہ ہو۔ تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے راوی دونوں حدیثیں بیان کر دیگا۔ مگر مفتی دونوں کو سامنے رکھ کر فتویٰ دیگا۔

اسی طرح میں نے سُنا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ تم مجھے کافر مرتد کچھ قرار دو۔ مگر میں یہ کام کرونگا۔ سننے والے دل پر اس کے دو ہی اثر ہونگے یا تو وہ سمجھیگا کہ ان کے ہاں کفر وارتداد اتنا سستا ہے کہ معمولی سودوں پر ایسے لفظ بول دیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ شخص اپنی بات یا خواہش پوری کرنے کے لئے کفر وارتداد سے بھی خوفزدہ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ گویا اپنے کام کرنے کے خواہشمند ہیں۔ کفر و ایمان سے تعلق نہیں رکھتے۔ یہ بداخلاقی کی باتیں ہیں۔ ان سے روکنا ضروری امر ہے۔ تاکہ اس کا اثر عام نہ ہونے پائے۔ اسپر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ حضرت صاحب کے وقت میں بھی ایسے واقعات ہو جاتے تھے۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ایسے واقعات ہو جاتے تھے۔ اور وہ لوگ بھی صحابہ یعنی ساتھ رہنے والے کہلاتے تھے۔ اور ہم ان کی تعظیم ایمان کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ یا بعض لوگ اسلام میں جمہوریت ثابت کرنے کے لئے کہا کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ پر ایک شخص نے اعتراض کیا تھا کہ تم نے ایک چادر سے کرتا کیسے بنایا۔ یہ تو دو چادر کا ہے۔ حالانکہ تمہارے حصہ میں ایک آئی تھی مگر ان کو معلوم نہیں کہ معترض ایک عامی بدوی آدمی تھا۔ کیا ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ پر اعتراض کرنیوالے عثمانؓ و علیؓ۔ طلحہ و زبیر وغیرہ لوگ تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[illegible] کہ آنحضرت صلعم پر اعتراض کیا گیا تھا کہ تقسیم ٹھیک نہیں۔ یہ ناواقف [illegible] انہیں۔ جو مجسٹ نہیں ہو سکتیں۔ یہ کوئی نیکی کی بات نہیں کہ تم کہو کہ چونکہ [illegible] کے وقت میں یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتی تھی۔ [illegible] لئے اپنی اولاد کو والنٹیر کریں۔ بس یہ بد اخلاقی کی باتیں ہیں ان کو چھوڑو۔ اور اخلاق پر قابو پاؤ۔ مومن کی زبان چھری کی طرح نہیں ہوتی۔ تمہارے اندر نرمی ہونی چاہیئے۔ اور جماعت میں اس بد اخلاقی کو پیدا ہونے سے روکا جائے ایک شخص نے ایک شخص کو مارا۔ اس کی معمولی کھیل ہو گئی۔ یہ خطرناک باتیں ہیں۔ جن کے نیچے ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ تم معاملہ میں چھوٹوں پر ظلم نہ کرو۔ نہ غریبوں کو دکھ دو انسانوں سے معاملہ میں مومن کافر کا سوال نہیں۔ اگر کوئی شخص دہریہ کو ضرر پہنچاتا ہے۔ تو وہ خدا کے نزدیک مسلمان کو ضرر پہنچانے سے زیادہ برا کام کرتا ہے۔ میرے نزدیک جو شخص ہندو یا غیر احمدی یا عیسائی یا دہریہ کو دکھ دیتا ہے وہ مسلمان کو دکھ دینے کی نسبت دگنا گناہ کرتا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کو گالیاں دینا بڑا گناہ ہے۔ سوال ہوا۔ کہ ایسا کون ہے۔ جو ماں باپ کو گالی دے۔ فرمایا کہ جو دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ اور وہ بدلے میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ تو یہ گویا خود اپنی ماں کو گالی دیتا ہے۔ کیونکہ اگر دہریہ کو دکھ دیگا۔ تو وہ خدا کو گالیاں دیگا۔ کہ یہ اس کا دشمن ہے۔ ہندو یا عیسائی کو دکھ دیگا۔ تو وہ آنحضرت صلعم کو گالیاں دینگے کہ [illegible] کے پیرو ہیں۔ اور اگر غیر احمدی کو دکھ دے گا۔ تو وہ [illegible] کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ اگر احمدی کسی مسلمان کو دکھ دیگا تو وہ اسی کو برا کہیگا مگر غیر احمدی یا عیسائی یا دہریہ اسی کو برا نہیں کہیگا۔ بلکہ مسیح موعود کو آنحضرت صلعم کو اور خدا کو بھی گالیاں دیگا۔ اسلئے ایسی باتوں سے بازاروں میں اور دوسری جگہ احتیاط رکھو۔ اگر بازاروں اور گلیوں میں گالیوں اور بد اخلاقیوں سے بچو گے تو جماعت میں یہ باتیں نہ پیدا ہونگی۔

فرمایا۔ آج میں تحفہ شہزادہ ویلز کتاب لکھ چکا ہوں۔ باہر کے احباب کو شکایت ہوتی ہے۔ کہ انکو پتہ نہیں لگتا۔ اسلئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ انشاء اللہ کل ظہر کی نماز کے بعد سنائینگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان

جملہ احباب کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ چونکہ جلسہ سالانہ میں احباب حضرت اقدس کی کتب ازالہ اوہام حقیقۃ النبوۃ اور سرمہ چشم آریہ کے امتحان میں شامل ہونے کیواسطے تیار نہ تھے اسلئے امتحان ان ایام میں ملتوی رکھا گیا تھا۔ اب ایسٹر کی تعطیلات میں جو ماہ اپریل میں ہونگی امتحان قرار پایا ہے۔ جو دوست درجہ اول میں پاس ہوگا۔ اسکو دس روپیہ اور جو درجہ دوم میں پاس ہوگا۔ اسکو پانچ روپیہ انعام دیا جائیگا۔ یہ انعام منشی محمد رفیع صاحب [illegible] جیکب آباد کی طرف سے ہوگا جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خاص طور پر تیاری کر کے شریک امتحان ہوں۔ اور جو دوست ان ایام میں [illegible]

القصیدۃ الجوابیہ

یعنی

مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کی عربی نظم کا جواب عربی نظم میں ۱۰ر فروری ۱۹۲۲ء کو بعد نماز عصر مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پڑھا

الا یا من ہجا بالنظم کالہذر والغانی ۔۔۔ وذمّم اشتکی [illegible] احفاظ و اشجان
اتہجو من بوحی اللہ محمود و ذو شان ۔۔۔ اتہجو من بشان الحمد بورث قبل اتیان
اذکرک بالمذمۃ کالہدایا عند خلان ۔۔۔ و محمود ابن احمد عندک المذموم والجانی
وانت مبارک من غیر برکات و من اثنی ۔۔۔ علیہ اللہ بالبرکات عندک ذو [illegible]
اانک بعد حبک قد وصلت بسوء اثرۃ ۔۔۔ الی ہذا العناد و بغض اہل البیت کالشانی
و تعلم انت اجدر ان تراقبہم غلتہم ۔۔۔ و تاتیہم و تصحبہم و ترقب عہد خلان
فیا اسفی علیک قطعت بعد الوصل علقتہم ۔۔۔ و ورثک البین عند الخل صعب بعد اتیان
و فی حب الحبیب لخاصۃ من جذب تاثیر ۔۔۔ یحبب کل من من عندہ للعشق والدانی
و محمود ابن احمد المحبوب ابن محبوب ۔۔۔ فہل لک حب محبوب ببغض النفس بالثانی
و حب مسیحنا والبغض بالمحمود فی قلب ۔۔۔ محال امر جمع کلیہما من بعد ایمان
و تعلم ذلک المحمود مذموم مردود ۔۔۔ بوحی اللہ سمی فیہ محمودا باعلان
[illegible] اللہ سمی عبدہ المحمود محمودا ۔۔۔ اوحی اللہ اخطأ ام تکذب وحی رحمان
فقولک ایہا الزعرور فی المحمود تکذیبا ۔۔۔ و تقلیبا و تذمیما و تحقیرا بعدوان
اعندک انہ خلف و محزب ما بنی احمد ۔۔۔ و خربہ بہدم قالعا من تحت جدران
فقولک انہ خلف خلاف الحق من کذب ۔۔۔ و مردود بقول اللہ ثم بفعل رحمان
الم تعلم بان اللہ اوحی فیہ اسماء ۔۔۔ لمحمود۔ بشیر۔ فضل عمر ذی فضل شان
امن سماہ خالقہ العلیم بہذہ الاسماء ۔۔۔ فتسمیۃ القدیر یکونہ خلفا ببطلان
و بعد القول ثم انظر الی فعل القدیر ۔۔۔ اہذا النصر عند الابتلا للخلف والجانی
و قالوا فیہ تحقیرا۔ صبی جاہل۔ غمر ۔۔۔ فجازاہم جزاءہم فوزا عظیما بعد ایقان
فان کرامۃ المحمود ظاہرۃ و باہرۃ ۔۔۔ بفوز قد بدا عند الحماسۃ بعد اعصان
و سل ان کنت فی شک کماۃ ما تکون علیہ ۔۔۔ فخور دامنہ افلا الافضل للخلف اثنان
و قولک قد اتی خلف لیصرم کل مثمرۃ ۔۔۔ من الاشجار والاغصان توتی الاکل للدانی
فہذا القول مسول بعد رؤیت شانہ حسدا ۔۔۔ فتعسا للحسود و من یصول لحسد ذی شان
واقسم بالذی اعطاہ باسم الابن شانا ۔۔۔ واکرمہ بعزۃ حمدہ من نوع انسان
ہو المنصور والمظفار فاتح بابہ نصرتہ ۔۔۔ لسلسلۃ المہیمن جددت من بعد [illegible]
لہ سعی بلیغ فی ترقیہا و نزہتہا ۔۔۔ لہ نیل المرام بکل ثمرات کبستان
و یعلم من ہو الشہم الذکی و من لہ بصر ۔۔۔ یشاہد کیف اخضرت ریاض الدین بشان
طیوب بالہوی فیہا فساجعۃ و غاردۃ ۔۔۔ لخضرتہا و نضرتہا و نکہتہا و ریحان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وملأ الطالبون ذيولهم من كل ثمرات
وان الله يهدى الطالبين ولا يخيبهم
وبلد مسيحنا بلد امين طيب عجب
تعال انظر الى بلد المسيح وشان رفعته
فذلك جنة الابرار فى الدنيا وما داهم
وفيها كوثر الاسلام نضاح بطلبه
وادب لعالمين هداية بالحق مأدبة
فجاء الطالبون لدعوة الداعى فآواهم
اتوا من كل اطراف وآفاق لبركات
فمنهم من توطن قاديان لحب حضرته
وترك الألف ايثاره وودع حب ما ألفه
مدينة احمد الموعود مولده ومسكنه
وان العاشقين مهاجرون وساكنون بها
ودين الله روضة وان الله حافظها
وان مسيحنا من عنده قد جاء مظهره
بنى العالمين لدعوة المخلوق مامور
وسلسلة الخلافة بعده ثابت نبوته
فاما النور كالصديق والمحمود فاروق
واوحى الله فى المحمود فضلاً انه عمر
فان خلافة المحمود عند الله ثانية
بهذا الدور يفخر اهل دين الله قاطبةً
وقولك صاد طيرا من عنادلها فيا عجبا
اصيد الطير من عيب وصيد عنادل جرم
بلى صيد الغراب وصيد بوم ليس من شئ
اتزعم انكم من طير بستان عنادلها
ولو كنتم كبستانى ليرجى اخذكم صيدا
واخذ الطير للاسكان فى البستان من حسن
وقولك عش افراخ فاحرقه واهلكها
امن يحمى ويحفظها عزوت اليه احراقها
وقولك انه قد قام للافساد مشتغلاً
فيا اسفى عليك اقلت متهماً ومعتديا
جعله الله بالوحى المقدس مصلحاً عدة
وتكفير المكفر هكذا تكفير كفار
كذلك امر تفسيق لمن هو فاسق باغى
وان مسيحنا حقاً نبى الله مرسله

وكاسات العطاشى اترعت من عين فيضان
وعند الله ما يغنى لجوعان وعطشان
وخير الارض ارض الانبياء لحرمة الشان
تجلت فيه وجه الله بالآيات للرائى
وشان القدس فيها ظاهر فى عين اعيان
وفيها عين فيض الله جارية لعرفان
ودعى الخلق احسانا الى فاثور نيسان
وجعلت قاديان مقام دعوته واعلان
فباركهم مسيح الخلق هادى الانس والجان
واثره على خلانه مع حب اوطان
وما بالى الطريف ولا التليد لحب ايمان
وللعشاق جنتهم وروضتهم لرضوان
فدت نفسى توطن عاشقين بعيش جيران
كما هو غارس اشجارها من قبل احسان
وحافظ دينه من بعد احمد احمد الثانى
ويسقى روضة الاسلام مخادمها كبستانى
ونور الدين والمحمود ناباه كاعوان
وبعدهما نخلفه سيدى من شاء رحمن
وان عداوة الفاروق رفض فعل شيطان
ويفهم ذلك المعنى هدى من ورد الثانى
ويبغضه العدا والحاسدون لحب بطلان
لما اخطئت فيما قلت من معنى وتبيان
وتعلم ان احمد صادها قبلاً لعمران
وعشها الخير فى الفلا من ارض بستان
فقل ما تختيتم وافليتم كغربان
ولكن كنتم البومات لا من طير بستان
ومن عيب فايذاء واهلاك بعدوان
فهذا ما عزوت اليه من كذب وبهتان
واهلاكا فاين الخوف من اهلاك ديان
بتكفير وتفسيق وتخريب لبنيان
اتجهل مفسدا من جاء للاصلاح بالشان
وانك ايها الضليل تحسبه بعشيان
لحق فى شريعتنا وينكر كل شيطان
اتنكر ما قضى الاحكام شارعها بتبيان
فمن يكفر به هو كافر من حكم فرقان

وبعد مسيحنا المحمود نائبه خليفته
وقولك انه فظ غليظ القلب جبار
الم تعلم بان الله اوحى فيه اعلاما
ولو كان الفظاظة فيه لانفضوا منافرة
ولكن قد نشاهد كل يوم حال محفله
هو القمر المنير وحوله الاحباب هالته
اعنده لين منهج "غليظ القلب جبار"
اعندك كالم عاف خصيم معتدى عجب
وقولك هكذا فى نبأ احمد فى عشيرته
ويزدادون جوراً ما رجعوا عن التقوى
وهذا حلفه منهم غليظ القلب جبار
فذلك النبأ برهان وذلك كالابن مردود
فيا اسفى على من فهم معنى النبأ الحادا
عزى نبأ العشيرة فى اهل البيت تحريفاً
نعوذ بعزة الرحمان من زيغ والحاد
ويا عجبا لجبل الخصم بعد العلم لا يدرى
غباوته بلادته غوايته بجاوته
وفى القرآن لفظ عشيرة معنى ومدلول
لوحى الله شان قد يفسر بعضه بعضا
واهل البيت اهل الجنة العليا بلا شرط
تعال انظر الى ما قال احمد فى وصيته
وان كان العشيرة ايما الوشاء انباءا
وكان الله يعلم انكم تعزون الحادا
وتعلم ان ام المؤمنين بوحيه الاسنى
واولاد المسيح وكلهم من بطنها وحيا
وهم متطهرون كام عيسى فى تطهرهم
كذلك قال فى الترياق حكم الله مرسله
وفى المحمود ما اوحى المهيمن قد علمت به
بشير الطالبين وفضله بالخلق كلهم
وفخر الرسل عند الله شانا قام معتصما
لحل المعضلات فى مشكلات الدين والدنيا
عويصات الدقائق والغوامض حل مغلقها
وحسن بيانه يصبى القلوب بشانه الاسنى
محامده محاسنه فلا احصى ولا تحصى
ومن اثنى عليها الله خالقه ومالكه

فمن يكفر به هو فاسق من حكم فرقان
فمردود بوحى الله فاحذر رايها الجانى
له قلب حليم مونس اللهفان والعانى
من الزوار او من حوله من جمع خلان
وجدنا من دناه عاشقا كحبا بلقيان
اهذا الجذب من فظ وهذا العشق للجانى
اعندك مومن فظ يعادى كل ذى شان
كمنعكس بمعنى القول فى صدق وكذبان
بانهم يعادون الكرام لفرط عدوان
وعادوا اغو تكذيبا ومالوا نحو كفران
خصيم معتدى فظ يعادى كل ذى شان
يصدق قوله فعلا ومصداق بذا الآن
بهذا الشرح والويل من تحريف تبيان
والحد فيه اضلالا وافسادا لكفتان
ومن ان تحسب الاخيار اشرارا كشيطان
بمعنى الحق حقا لا هدى من علم قرآن
جزاء الحق بالاعمال لا من ظلم ديان
معاند لفظ ابناء وازواج [illegible]
ولا يا باه حبر ماهو فى فهم قرآن
ويهذا الامر برهان على صدق [illegible]
ولا يخفى على فطن له من ذوق [illegible]
وازواجا بشقوتكم فمن انتم بطغيان
الى اهل المسيح فرده من قبل ايقان
خديجته وغيبته ونبيته لعمران
بتبشير العليم مباركون وخير ولدان
بعصمتهم فليسوا دون مريم بنت عمران
اتجهل بعد علم الحق تكفر بعد ايمان
جعله الله بالوحى المقدس عمره الثانى
نظير مسيحنا المحبوب فى حسن واحسان
بحبل الله يهدى الخلق يبلى الحق بالشان
هو النحرير والحبر الاجل وفرد اقران
وكشف الستر من وجه الحقائق وستر كتمان
وكلمات كسلك لامع من درر عقيان
كبحر هاله من ساحل من حمد رحمان
فيستغنى به عن [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ومن عجب كرت بأنهم عند الجهاد
المريح المهيمن اعتدوا في السبت اعلاما
سعى كل البغاة لهدم قصر الحق مرتفعا
فشاهدنا نصر الحق آية ربنا حقا
فجعل الله باستخلافه المحمود آيته
لكن الكل قيل يأتي الامتحان لقوم احمدنا
كبار القوم صغر بعضهم من سوء اعمال
ويرتدون منهم دخل فيهم قائلا رجل
وكان الرجل رجلا صالحا من قبل ردته
وقلت مباهيا بركت من ربي فيا عجبا
واسم مبارك من غير بركات فمشؤم
وفي رؤيا المسيح ذهابك الكشمير عشرا
فاما كشف بعضهم جبره معتبر مت امر
وفي رؤياه قولك في مقابر اهل جنته
فقولك في المنام مبشر لبشارة تزكى
وان جسور طبعت قد بدا من قطع تلقيه
وان البغض بالمحمود سم قاتل حقا
... بالمفكوم والتعنوت مغتبيا
شطيها فقد جرحت قلوب حزب الله من سبب
وما لي في مقام اذ وجدنا ما شتمت به
ولو قطعتنا بالسيف ظلما او اقاربنا
لما فجعتنا بذات النفس ما بالسب قد فجعت
افجعتنا بسب امام حزب الله خيرهم
اتاب ما وتدرج كالعقارب الطغى الما
وكنت بصورة الانسان مرجو البصيرة
وللانسان شان فاق كل الخلق اخلاقا
سببت وهل سببت لانتقام او بلا بدل
وحاشا ان تكلم فيك من كلم بلا ذنب
اتخبرنا متى ما قال ما قلت متهما
وتعلم ان شتمك من كلام الجهر بالسوء
وقد بالمرء بالتقوى وخشية ربه الاعلى
ولولا السب والفحشاء عند الله من عيب
سكوتك كان خيرا من خناك وما هذرتنا
ويجهرك ... الا من فساد النفس من حسد

وذكر النبأ فيكم قد نسيت لنفع نسيان
ويوم السبت يوم خلافة المحمود بالشان
عن اكل الطغاة لمنع استخلاف رحمان
كأن الله نزل من السماء ليوم فرقان
ومظهر حقه وعلاه بعلو ذي شان
فيؤخذ بعضهم منهم فيترك عند حسبان
صغار القوم كبر بعضهم من نفض رحمان
متعين - ذاك مصيبة لوقت عند اتيان
وبعد الارتداد فالبغض لمصلح كالشاني
لمشؤم قد بدا لك شقوة من غضب رحمان
فمن لك من مباهات بمشؤوم وحرمان
لعود فيه دل على الجمود وقبض ايمان
يدل على الذهاب وموت ايمان بكفران
ليبقوا موضعا فيها القرى عند هجران
وينذر بالذهاب بلا تحقق ذكر اتيان
الوجد في قليبك حبهم من ذوق ايمان
فكلك ذالك اسم الزعاف كبطن ثعبان
في عقبيك تاخذ من جدار الحق والدان
ومن هجو ومن ذم ومن عيب وبهتان
قلوب القوم قد جرحت بكلمك ايها الخان
من الاولاد والابوين والاخوات في آن
لحاك الله ما لك لا تبالي اخذ ديان
اتؤذينا ببهتان وتؤلمنا بعدوان
وتلسعنا كحمة الدبر تغرز عن شرهان
فلانك كالهوام ولا كسبع مثل سرحان
وتعلم انت انسان نعش في سير انسان
وحاشا ان اشار اليك محمود الى الان
وحاشا ان تفوه فيك من قول ابدوا ان
ففي التحرير تجد ام سمعت القول كالداني
واكلك لحم ميت لا يحل وشتم اخوان
وذلك لخبث جسارة والسب والذات
لتعلم كيف نرميكم سهام السب كرات
وسوء النطق يخزي المرء من هذر وهذيان
وخبث النفس من كبر كفرعون وهامان

واني امدح المحمود حقا بعد ما تهجوا
فانك ماعرفت من المعائب نحو سيدنا
لخبث النفس تحسب نفسه ما فيها من الذات
لبشرك لا يكون لغير شر عوض بل ارجو
ومحمود ابن احمد كالحسين فمن يحاربه
ويا اسفي على من ذم محمودا بشقوته
ومن عجب لدعواهم لحب مسيحنا احمد
وسبوا كالروافض والخوارج آل احمدنا
اجاجوا ... حب مسيحنا ... ما غرسوا
فيا اسفي عليهم كيف عادوا بعد الفتهم
وهموا بعد ذالك ان يسيف واما بني احمد
وقد هموا بابياح الحديقة بعد ما حسدوا
بباطنهم ذئاب في جبو ... ظاهرهم
فاخذوا مجرمين واخرجوا من بعد ما اخذوا
وقد خرجوا الفشة قومنا من بعد ما فتنوا
هم انقلبوا على اعقابهم بغيا لشقوتهم
فقاموا بعد ما هاموا وصالوا بعد ما جالوا
فمن سهم ومن رمح ومن فأس ومن سيف
فقام الله ناصر حزبه هزما اذهبهم
ففالوا بعد ما خابوا وشتموا بعد ما انهزموا
وان الله لا يهدي ولا يعلي مختار به
وان سيوفنا القتال اعداء مسالمه
وان سهامنا عند النضال فلا تطيش
وتاثير الادلة ليس دون الكلم من نقل
وما فيهم جري فانك للحرب بمجتري
وجربنا مرارا شيبهم قبلا وحدثانا
اذا سمعوا وعلموا قد نازل ضيغم حربا
ومحمود ابن احمد ضيغم مستبسل حربا
وايديهم تخلت من بضاعة خير ما عملوا
وانا كالصوارم والاسنة والسهام لمن
وادابا النصول نشج هام الصائلين ومن
ويهلك ربنا الشيطان صولا وقتالا
وياتي يوم نصر الدين دين الله منتظر
وقمنا ناصرين لدينه من بعد نصرته

واني في جواب الهجو للاعدا لحسان
فنفسك اهلها حقا ومعتاد بطغيان
ومحمود كمرآة لوجه البر والجاني
تذم بذمك المحمود عند الله بالذات
يزيد فما يزيد لنفسه من غير خسران
وذم الاشقياء لا شيء عند ثناء رحمان
مع البغض الشديد بآل احمد حزب رحماني
وهم في الطعن والسب القبيح كخبث شيطان
بغاس البغض بالمحمود فارتدوا والعدوان
ويا اسفي عليهم كيف ردوا بعد ايمان
لحفظ الدين مامور الحصن او كحيطان
وجاسوا للاغارة كاللصوص خلال بستان
فابداهم رذائلهم ... في الضان
فخذلوا بعد ما اعتزلوا ودخلوا لحيتان
وهموا ان يضلوا بعد ما ضلوا الطغيان
تأبط كلهم شر الاضلال كشيطان
ورموا ان يرموا كل السهام بغي سلطان
فما وجدوا وابذل الجهد قد صرفوا بهذا
وخسر سهمهم بخيبتهم وخيبتهم بخسران
لهم بالبغي والطغوى بتاب بعد خذلان
وان الحق قد يعلو ولا يعلى بميدان
وان رماحنا طعنا موسلة لشجعان
رميناها فادمينا عدوا والعدو عدوان
فنكلم قلب خصم كاللسان يكلم برهان
بيان زنا - ولا فيهم كمي زين فتيان
فانا قد وجدناهم كشر حرب سرحان
نكادوا كالثعالب كي يفروا قبل لقيان
هو البطل الشجاع وهازم الاعداء في آن
سوى تحرير سب لصالحين رسوليان
نبيا الرسل الكرام ونائبهم بعد احسان
... غضب الله وسهم من ازشيطان
ويهدم ابني الشيطان من دير وبنيان
فلا يبقى من الاوثان لامن رجس اوثان
ليهدم هيكل الجهال نبني قصر عرفان

وغاية طلبنا اعلاء كلمته وعظمته
وفي زمن المسيح مقدر اهلاك شيطان
ومحمود ابن احمد قد بدا في شان والده
ومن عاداه ليس باحمدي في حقيقته
ويا اسفي على قوم بغوا وطغوا بشقوتهم
ومركز قومنا حكما مقام مسيحنا ابدا
فتركوها وخرجوا فتنة من بعد ما دخلوا
وآثر كلهم لاهور طغيانا وكفرانا
ودعوتهم بغير الهدى اضلال واهلاك
وشيطان فاطغاهم واغراهم وارداهم
فكل اخرجوا من قاديان لشقوة غلبت
وفتحوا ابواب عذل كالعواذل بعد ما ردوا
وان الله اخبر قبل ذلك عن شرارتهم
واخبر انهم كاخوان يوسف حاسديه
ومنهم من اتوا متندمين وتائبين لك
نقيل اليوم لا تثريب ان تستغفروا انّا
ومن ياتي فنرحمه ونسمع عذره سمحا
وهم قد خالفوا امر الخلافة بعد ما علموا
ورب الخلق لولا النفس والاهواء وخطؤهم
ولولا الامر من عند الاله لقهرهم بجده
ولولا الختم بالصد القبيح لعاينوا حقا
ولكن حيل بينهم وبين الحق من حجب
دعوناهم مرارا كالمواسي بعد ما عدلوا
فمنهم من هداه الحق نحو الحق من طلب
ولا ننسى نهضتهم ووادهم ايام محنتهم
ومنهم من راى وجه المسيح بعين محبتهم
تألمنا لما انطمست نقوش الحب من املٍ
ونرجو الله هاديا هداهم بعد ما ضلوا
تاطمر سيل آفات لاغراق واهلاك
وبشرى للذي ياتي ويركب في سفينتنا
فلولاه لهلك القوم في غي وطغواهم
فنحمد ربنا شكرا باستخلاف محمود
به الانوار ساطعة وامر الله مشرقة
واسئل خير مسئول واطلبه مالك

وغاية شوقنا وصل المهيمن بعد رضوان
فكل الملل تهلك غير دين خير اديان
وان اعداءه اعداء المسيح حبيب سبحان
فيا اسفي على من حاد بغضا بعد اذعان
وما عرفوا امامهم ونبتت جهلا بعد عرفان
وجعلت قاديان له مقام الصدر والثاني
وجعلوا اجنبيتها اللاهور مركزهم بعدوان
هي ارض النبوة قاديان وخير بلدان
وهل يرجى هدى الرحمان من اعمى وصمان
وهم قد اكثروه عند المهيمن بعد بهتان
ذهبوا اينما كانوا واخذوا اخذ فتان
وودوا ان يعدوا فرقة من نوع نسوان
وفتنتهم وخيبتهم وذلتهم وخذلان
فان خروا له يرجى بذلك حال اخوان
وخروا ساجدين لربهم من طلب غفران
فان الله غفار وغافر عبده الجاني
ويقبل توبة من عبده من بعد عصيان
قيام خلافة القوم فضل الله ذو شان
لما ارتدوا ولا ردوا ولا صدوا الى الآن
عداوة فرقة الباغين من حسد لذي شان
وسمعوه بأسماع وفهموه بأمعان
فما فهموا وما بصروا وما سمعوا باذان
لنطلب ضالة من قومنا من بعد فقدان
ومنهم من تقاعس جائرا او غير كالواني
وان القلب عند تذكر الاحوال كالعاني
ووفاه ولاقاه وصافاه كخلان
وعند تذكر الآثار نحزن حزن لهفان
ويا لهفي على امثالهم من نوع هجران
فلا ينجي لمن يدركه او يلقف كثعبان
ولعل مسيحنا المحمود فلك عند طوفان
ولولاه لاهلكهم عدو فخ شيطان
وندعو الله متعنا بطول بقاء ذا الحاني
فنشهد انه شمس الجلالة عين اعيان
وربي انت رحماني وحناني ومناني

وها اني غلام رسول المحبوب خادمه
وارجو ان اكون بنور وجه الحق مستغنيا
وأملي ان تكون بعشق وجهك خير ما يصبي
واين الكأس والساقي يسقيني ويسكرني
وصهباء المحبة اسكرته من فوق سكرتها
وعشقي ان علا موج البحار تموجا حقا
ولا تنظر الى ضعفي فان قصيدتي حقا

وها من عسكر المحمود منتشي باذعان
ومعتمدي ومرتفقي وملتجئي وحناني
بشدة جذب حسنك ان اكون كصبك الفاني
احب العيش في حب كسكران ونشوان
نفوسا ارويت من كاسها حظا بادمان
لفاقت سكرتي ذوقا وجرا كل سكران
كمفتوح ومرتجل وانشادي لاعلان

اعلانات ناظر امور عامہ

"جماعتوں میں محتسب اور قاضیوں کا تقرر"

اس دفعہ جلسہ سالانہ پر تحریک کی گئی تھی۔ کہ مقامی جماعتوں کے عام اخلاق کی نگرانی اور باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے۔ محتسب اور قاضی مقرر کئے جاویں۔ لیکن ابھی تک امراء و پریذیڈنٹ و سکریٹری صاحبان نے اسطرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ لہذا مکرر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جن انجمنوں میں ابھی تک محتسب اور قاضی مقرر نہیں ہوئے انہیں چاہئیے کہ محتسب اور قاضی منتخب کر کے منظوری کے لئے۔ دفتر امور عامہ میں ان کے نام بھیجدیں۔ محتسب ایسا شخص ہو۔ جو مقامی امیر کے ہدایات کے ماتحت جماعت کے عام اخلاقی نگرانی کر سکے۔ اگر کوئی تنازع ہو جائے۔ تو [illegible] باہمی مصالحت کرا سکے۔ اور قاضی ایسا شخص منتخب ہو۔ جو دنیاوی علوم کے علاوہ دینی علوم سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔ جس کا فرض ہوگا کہ جماعت کے ایسے باہمی تنازعات جس کی مصالحت محتسب نہ کرا سکے۔ وہ خود بمطابق شریعت فیصلہ کرتا رہے۔ جس کی اپیل امیر مقامی کے پاس ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد مرکز میں محتسب و قاضیوں کے تقرر کے بعد انشاء اللہ ان کے فرائض الگ بھی بتلا دیئے جاوینگے۔ فی الحال بہت جلد محتسب اور قاضیوں کے نام منتخب کر کے منظوری کیلئے دفتر ہذا میں بھیجیں۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بنصرہ سے منظوری حاصل کیجاوے۔

نیازمند ذوالفقار علی خاں ناظر امور عامہ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

لاہور چھاؤنی شرقی و غربی کے ناموں میں تبدیلی

یکم اپریل سنہ ۱۹۲۲ء سے لاہور چھاؤنی شرقی اور لاہور چھاؤنی غربی کے ریلوے سٹیشنوں کے ناموں میں یہ تبدیلی کی جائیگی۔ کہ لاہور چھاؤنی شرقی ریلوے سٹیشن کا نام مغل پورہ اور لاہور چھاؤنی غربی ریلوے سٹیشن کا نام لاہور چھاؤنی ہوگا۔

۷ر فروری سنہ ۱۹۲۲ء

دستخط اے ٹی سٹول
ٹریفک منیجر

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے چیلنج سے پھر گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کی دعوۃ پر ہمارا جو وفد ۵ ر فروری کو امرتسر پہنچ گیا تھا۔ وہ ۹ ر فروری کو واپس آگیا۔ اسلئے کہ مولوی ثناء اللہ نے جن الفاظ میں چیلنج دیا اور ہماری طرف سے منظور کیا گیا۔ اور جن کو خط و کتابت میں بار بار دُہرایا گیا۔ مولوی ثناء اللہ ادھر نہیں آیا۔ بلکہ بجائے اپنے چیلنج پر قائم رہنے کے اور اور طرف چلا جاتا تھا۔ اور اصل معاملہ کو ٹلاتا تھا۔ جب اس کے اس حیل و حجت کو دیکھا۔ تو الفضل کے قائم مقام وفد مندرجہ ذیل اشتہار شایع کر کے واپس آگیا آیندہ اشاعت میں خط و کتابت کو شایع کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ (ایڈیٹر)

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث نے اپنے اخبار مورخہ ۱۳ ر جنوری ۱۹۲۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک الزام لگایا کہ آپ نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ پر ایک روایت درج کی ہے۔ جسمیں لفظ "دجال" (راء کے ساتھ ہے) مگر مرزا صاحب نے بگاڑ کر اس کو "دجال" (دال کے ساتھ) لکھا ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔ جو خط کشیدہ ہیں :۔

"مرزا صاحب نے اس کو بگاڑ کر پادریوں کے حق میں لگا کر ان کو دجال بنایا" اہلحدیث مورخہ ۱۳ ر جنوری ۱۹۲۲ء۔ اسی طرح مولوی صاحب نے ۲۰ ر جنوری ۱۹۲۲ء کے اہلحدیث میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں :۔

اس میں رجال (راء کے ساتھ ہے) جس کو مرزا صاحب نے اپنی فاسد غرض کی وجہ سے دجال (دال) سے لکھا ہے۔ محدثین کا زمانہ ہوتا۔ تو ان کو وضاعین حدیث راویوں میں لکھتے۔ ان دو حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک (۱) مرزا صاحب نے اپنی غرض فاسد سے لفظ رجال کو دال سے لکھا (۲) مرزا صاحب واضع حدیث تھے۔

اہلحدیث مورخہ ۲۷ ر جنوری ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں الزام لگانے کے بعد مولوی صاحب نے ایک چیلنج دیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

"قادیان اور لاہور کی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والو! بلکہ ان کے سوا بھی کسی اور پارٹی کے ممبرو! اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ کسی کتاب سے دکھا دو۔ تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ ہم سے لیا ہوا واپس لینے کا وعدہ لکھا لو"

ناظرین۔ پر اس چیلنج سے منکشف ہو گیا ہو گا کہ مولوی صاحب کا مطالبہ ہم سے یہ ہے۔ کہ ہم کسی کتاب سے دکھا دیں کہ لفظ "دجال" دال کے ساتھ لکھا ہوا ہے اور بس۔ اس چیلنج کو پڑھ کر ہم نے اخبار الفضل مورخہ ۹ ر جنوری ۱۹۲۲ء میں چیلنج کی منظوری دیدی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ "ہم بڑی خوشی کے ساتھ مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ وہ تین سو روپیہ جمع کرا دیں۔ اور ایک معقول مجلس میں جسمیں فریقین کے آدمی مساوی ہونگے۔ پہلے آپکے چیلنج کے الفاظ پڑھے جائینگے۔ پھر ہم خدا کے فضل سے نہ صرف کسی کتاب سے بلکہ مشہور کتاب حدیث سے یہ الفاظ دکھا دینگے" ان الفاظ میں جس طرح ہماری طرف سے صراحت سے چیلنج کو منظور کیا گیا۔ صاف طور پر لکھا گیا کہ ہم لفظ "دجال" دال کے ساتھ دکھانے کو تیار ہیں۔

اسکے جواب میں مولوی صاحب نے لکھا کہ میں نے تین سو روپیہ حاجی نور احمد صاحب کے پاس جمع کرا دیا ہے اسکے جواب میں لکھا گیا کہ آپ روپیہ کسی ایسے شخص کے پاس جمع کرائیں۔ جو مسلمہ فریقین ہو۔ نیز اسکو یہ بھی اختیار رکھ دیں کہ وہ حوالہ دیکھ کر ہم کو روپیہ دیدے۔ مگر بجائے اسکے کہ مولوی صاحب کسی مسلمہ فریقین شخص کے پاس روپیہ جمع کراتے اور انکو روپیہ دینے کا اختیار دیتے۔ بالکل غیر منصفانہ طریق پر ۳ ر فروری ۱۹۲۲ء کے اخبار میں صرف دو دن کی مہلت مقرر کر کے لکھا کہ آیندہ اتوار ۵ ر فروری ۲۲ء تک تین سو روپیہ دینے کی تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ اس کے بعد میری مرضی پر منحصر ہوگا"

مگر باوجود اس غیر منصفانہ نوٹس کے ہم قائم مقامان اخبار الفضل ۵ ر فروری ۱۹۲۲ء کو امرتسر پہنچ گئے۔ اور مولوی صاحب کو لکھا کہ ہم امرتسر پہنچ گئے ہیں۔ کسی مسلمہ فریقین شخص کی تعیین کر دیں۔ اور اس کو روپیہ دینے کا اختیار دیدیں۔ تاکہ ہم اس کو حوالہ دکھا دیں۔ مگر باوجود تین روز کی متواتر خط و کتابت کے آج ۸ ر فروری ۲۲ء تک نہ تو مولوی صاحب نے کسی مسلمہ فریقین شخص کے پاس روپیہ جمع کرا کر اسے حوالہ دیکھنے پر روپیہ دینے کا اختیار دیا۔ اور نہ وہ اس امر پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ اور باوجود ہمارے متعدد مطالبوں کے انھوں نے ہر خط میں ٹال مٹول کر کے ابھی تک کسی شخص کی تعیین نہیں کی۔ جو ہم سے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ کی روایت کے الفاظ دیکھے۔

چونکہ مولوی صاحب بہانہ سازی سے چیلنج کی منظوری کا پیالہ ٹالنا چاہتے ہیں۔ اسلئے ہم امرتسر کی منصف پبلک سے التماس کرتے ہیں کہ وہ مولوی صاحب کو سمجھائیں کہ اگر فیصلہ سے گریز کرنا تھا تو چیلنج دینے کی کیا ضرورت تھی؟ اور جب چیلنج دے چکے ہیں تو مرد میدان بنکر نکلیں اور کسی فیصلہ کرنیوالے کی تعیین کریں۔ اور قائم مقامان "الفضل" سے مطابق چیلنج مورخہ ۲۷ ر جنوری ۱۹۲۲ء حوالہ دیکھ لیں۔

راقمان :- نصر اللہ خان وکیل ہائیکورٹ۔ فضل الدین پلیڈر۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل قائم مقامان الفضل قادیان ۸ - فروری ۱۹۲۲ء از امرتسر

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)